ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسٰی ان یبعثک ربک مقاما محمودا

الفضل

روزنامہ — لاہور — یوم پنجشنبہ

شرح چندہ: سالانہ ۲۱ روپے ۔ ششماہی ۱۱ " ۔ سہ ماہی ۶ " ۔ ماہوار ۲½ " ۔ فی پرچہ ۱/-

۱۷ محرم ۱۳۶۹ھ

جلد ۳	۱۰ نبوت ۱۳۲۸ ہش	۱۰ نومبر ۱۹۴۹ء	نمبر ۲۵۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم نواب عبداللہ خان صاحب کی صحت کے متعلق اطلاع

محترم نواب عبداللہ خان صاحب کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ بخار کو بھی آرام ہے۔ Edemas بھی قریباً صاف ہو گئے ہیں۔ مگر شام کو روزانہ کچھ ضعف کی شکایت ہو جاتی ہے۔ احباب نواب صاحب کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ؛

شعیب قریشی کا عزم ماسکو

کراچی ۹ نومبر۔ امید کی جاتی ہے کہ روس میں پاکستان کے نامزد سفیر مسٹر شعیب قریشی اس ماہ کے آخر میں ماسکو کے لئے روانہ ہو جائیں گے ؛

صوبے بھر میں دکھائی جانیوالی فلموں کو سنسر کرنے کے معیار

لاہور ۹ نومبر۔ مغربی پنجاب کے فلم سنسر بورڈ کی راہ نمائی اور فلم بنانے والے ڈسٹری بیوٹروں کی ہدایت کے لئے بورڈ نے ایک ضابطہ مرتب کیا ہے۔ جس کی روشنی میں مذکورہ بورڈ صوبے میں دکھائی جانے والی فلموں کا سنسر کرے گا۔ قانوناً اسے اختیار حاصل ہے۔ کہ وہ جسے چاہے ناموزوں قرار دے کر روک دے۔

اس ضابطے کی مشہور دفعات یہ ہیں۔

(۱) کسی فلم سے مذہب اسلام یا پاکستان کے باشندوں کی کسی جماعت کے مذہب کی تضحیک۔ تحقیر یا الزام تراشی مترشح نہ ہو۔ (۲) کسی فلم میں مسلمانوں یا دوسرے مذاہب کے افراد کے مذہبی فرقوں میں باہمی آویزش موجود نہ ہو (۳) اس میں پاکستان۔ پاکستانیوں۔ ان کے قومی کیرکٹر یا کسی قومی اقلیت کے خلاف منافرت پائی جائے۔ (۴) کسی ایسی حکومت کے حق میں پروپیگنڈا کیا گیا ہو۔ جس کا پاکستان سے کسی معاملے پر تنازعہ یا کسی حلیف حکومت کے خلاف پاکستان کے تعلقات کو ناخوشگوار کرنے کا پروپیگنڈا ہو۔ (۵) پاکستان سے متعلق کسی فوجی اہمیت سے کوئی راز ظاہر ہو۔ جو مملکت کے تحفظ و سلامتی پر اثر انداز ہو سکے (۶) مخلوط تعلیمی درسگاہوں یا مخلوط سماجی زندگی یا ثقافتی سرگرمیوں والے اداروں سے ناشائستہ سلوک یا اخلاقی پستی کی عام فضا منسوب کرے۔ (۷) وہ فلم جس میں ذلیل اداکاری ہو۔ مکالمے یا خطابات بے ہودہ مفہوم کے آئینہ دار ہوں (۸) شدید بے رحمی کی کیفیات ہوں (۹) جس میں خواہ مخواہ مذہبی امور کو آلہ کار بنا کر سماجی امور کو اچھالا جائے (سرکاری اطلاع)

نیشنلسٹوں کے لئے سو بمبار طیارے

ہانگ کانگ ۹ نومبر۔ بمبار طیاروں کے جنگ کے دنوں کے کمانڈر جنرل کلیر کا کہنا ہے کہ اب چینی نیشنلسٹ ان طیاروں سے اپنی نئی جدوجہد شروع کریں گے۔ جن طیاروں کا آرڈر امریکہ کو میڈم چیانگ کائی شیک نے دیا تھا۔ ان کو سات امریکی جہاز فارموسا پہنچائیں گے۔ ایک اور اطلاع ہے کہ کیلیفورنیا کے صدر نے کہا کہ وہ نیشنلسٹوں کو بڑے پیمانے پر معاہدے کی بات چیت کر رہے ہیں۔ ہانگ کانگ میں برطانوی حلقے بھی اس قیاس میں ہیں کہ نیشنلسٹوں کی اس بمباری کی نئی جدوجہد خطرناک صورت حالات پیدا کر دے۔

متروکہ جائدادوں کے سلسلے میں ہندوستان پروپیگنڈے کے ذریعہ غیر جانبدار مبصروں کو گمراہ کرنا چاہتا ہے

کراچی ۹ نومبر۔ آج شام کو کراچی میں ایک بیان دیتے ہوئے پاکستان کے نائب وزیر مہاجرین و بحالیات ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی نے کہا پاکستان کو ہندوستان کی طرف سے متروکہ جائدادوں کے متعلق کسی بین الملکتی کانفرنس کے انعقاد کی تجویز موصول نہیں ہوئی۔ پاکستان ایسی کانفرنس میں شرکت کے لئے تیار ہے۔ لیکن اس شرط پر کہ ہندوستان دہلی والے معاہدے کو نئی کانفرنس میں گفتگو کی بنیاد تصور کرے۔ وہ اس مسئلے پر از سر نو معاہدے کیلئے تیار نہیں ہے۔ آپ نے کہا ہندوستان کی طرف سے اس معاہدے کی خلاف ورزیاں کی گئی ہیں۔ ان کا بین ثبوت اس وقت ملا تھا۔ جب کانفرنس میں غیر طے شدہ علاقوں میں ہندوستان نے متروکہ جائدادوں کا آرڈی نینس نافذ کر دیا۔ لہٰذا پاکستان اب ان خلاف ورزیوں کو جو مسلمہ حقیقت بن چکی ہیں قبول نہیں کر سکتا۔ ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی نے بیان جاری رکھتے ہوئے کہا مجھے حیرانی ہے ہندوستانی اخبارات نے یہ کس طرح کہہ دیا۔ کہ ہندوستان کا جائدادوں کے متعلق نیا آرڈی نینس نرم ہے۔ حالانکہ فی الواقعہ وہ سابقہ قانون سے زیادہ سخت ہے۔ اس میں متروکہ جائدادوں کی تلاش کے لئے اس قدر وسیع جال پھیلا دیا گیا ہے۔ اس سے کسی تارک وطن کے لئے انصاف کی توقع کے تمام راستے بند کر دیئے گئے ہیں۔ اس کی ایک شق یہ ہے۔ کہ محافظ جائداد کسی جائداد کو متروکہ جائداد قرار دینے کا مجاز ہو گا۔ لیکن وہ ایسا قرار دینے سے پہلے بھی اس جائداد کو ضبط کر سکتا ہے۔ جس میں اس کا حصہ ہو۔ صاف ظاہر ہے کہ اس سے مسلمانوں کی زیادہ سے زیادہ جائدادوں کو متروکہ قرار دینے کی کوشش کی جائے گی۔

آپ نے آخر میں کہا ہندوستان دراصل پروپیگنڈے کے ذریعہ دنیا کے غیر جانبدار مبصروں کو گمراہ کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ ورنہ پاکستان کا تازہ آرڈی نینس ان کے قانون کے مقابلے میں زیادہ نرم اور بہت زیادہ معقول ہے ؛

مختصر ــــ لیکن ــــ اہم

کراچی ۹ نومبر۔ پاکستان اور فرانس میں تجارتی معاہدے کی جو گفت و شنید ہو رہی تھی وہ کامیابی کے ساتھ مکمل ہو گئی ہے۔ یہ معاہدہ فی الحال ایک سال کے لئے ہو گا۔

لیک سکسس ۹ نومبر۔ کل اتحادی قوموں کی سیاسی کمیٹی میں پاکستان کے وزیر خارجہ نے کہا پاکستان غیر متحد لیبیا کو فوری آزادی ملنے کے مقابلہ میں اس بات کو زیادہ پسند کرے گا۔ کہ اسے متحدہ کر دیر سے آزادی ملے۔ آپ نے کہا پاکستان پہلا ملک ہے۔ جس نے متحدہ لیبیا کی آزادی کے لئے آواز بلند کی ہے ؛

ایرانیوں کی طرف سے ہدیۂ خلوص

آقائے تقی کی تصریحات

کراچی ۹ نومبر۔ کل بعد دوپہر ایک دعوت استقبال کو خطاب کرتے ہوئے جو آقائے تقی کے اعزاز میں کراچی میونسپل مشاورتی کمیٹی اور میونسپل کمشنروں کی طرف سے دی گئی تھی۔ آپ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا سب سے پہلے میں آپ کو ایران کے عوام کی طرف سے خالص اخوت اور خلوص بھرے جذبات کا ہدیہ پیش کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے کہا جونہی شاہ ایران اور ایرانی عوام نے پاکستان کے نام سے ایک نئی مسلم مملکت کے قیام کی مسرت آمیز خبر سنی سب کے دل فرط مسرت سے لبریز ہو گئے۔ آپ نے کہا اگر سیاسی تعلقات کو ایک طرف رکھ دیا جائے پھر بھی ہمارے آقا و مولا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا عشق ایک ایسی چیز ہے جو ہم سب کے دلوں کو ایک لا ثانی قسم کے رشتہ اخوت میں منسلک کئے ہوئے ہے۔

درسی کتب کے لئے آخری تاریخ ۱۷ دسمبر

مغربی پنجاب میں کتابوں کے مشاورتی بورڈ نے کچھ عرصہ ہوا جو درسی کتب لکھنے والے احباب کو ترمیم شدہ سلیبس کے مطابق مڈل کلاسوں کے لئے اردو زبان میں تاریخ کی کتابیں مرتب کرنے کی دعوت دی تھی۔ ایسے احباب کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ اب ان کتابوں کے سیکرٹری کے پاس پہنچنے کی آخری تاریخ ۱۷ دسمبر ہے۔

کپاس فیکٹریوں والے لائسنس لیں

مغربی پنجاب میں کپاس اوٹنے۔ کپاس پریس کرنے اور بنولوں کا تیل نکالنے والی فیکٹریوں پر جملہ قابضین کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ فیکٹریوں پر کام کرنے کے لائسنسوں کے لئے فوراً درخواستیں کریں۔ ملتان۔ مظفر گڑھ۔ منٹگمری۔ ڈیرہ غازی خان اور لاہور کے ضلعوں میں واقع فیکٹریوں سے متعلقہ درخواستیں چیف کاٹن انسپکٹر منٹگمری کی معرفت آنی چاہئیں۔ باقی درخواستیں چیف کاٹن انسپکٹر لائلپور کی معرفت آئیں۔ لائسنس نہ لینے والوں کے خلاف قانونی چارہ جوئی ہو سکے ؛

نارائن گنج۔ ۹ نومبر۔ آج نارائن گنج میں مشرقی بنگال کے ایوان تجارت کو خطاب کرتے ہوئے صوبے کے گورنر سر فریڈرک بورن نے کہا پاکستان نے کرنسی کی قیمت کم نہ کرنے کا جو فیصلہ کیا ہے۔ اور اس سلسلے میں ہندوستان نے جو عدم تعاون کی روش اختیار کی ہے۔ اس سے کلکتے میں پٹ سن کی تجارت کو زیادہ نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے ؛

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کواپریٹو کیپٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

تحریک جدید اشاعت اسلام اور اشاعت احمدیت کی ایک مستقل عظیم الشّان بنیاد ہے

تحریک جدید کے وعدے پورے کرنے کی آخری میعاد ۳۰ نومبر ہے۔ جو قریب تر آگئی ہے۔ ابھی ایک معتدبہ حصّہ جماعتوں اور براہِ راست وعدے کرنے والے احباب کا ایسا ہے۔ جن کے وعدے باوجودیکہ اس سال کا آخری وقت بھی آگیا ہے پُورے نہیں ہوئے۔ کئی دوست ہیں۔ جن کا وعدہ یہ ہے کہ سال کے آخری مہینہ یعنی نومبر میں ادا کردیں گے۔ ان کو اور دوسرے احباب کو جن کا وعدہ تھا کہ وہ کسی گذشتہ مہینہ میں ادا کردیں گے۔ لیکن وہ نہیں دے سکے۔ ان سب کو دفتر وکیل المال تحریک جدید سے وعدہ اور وصولی کی اطلاع دی جاچکی ہے۔ اگر کسی دوست کو اپنا وعدہ بھول گیا ہو۔ اور اسے دفتر کی طرف سے اطلاع نہ ملی ہو۔ تو وہ فوراً وکیل المال تحریک جدید ربوہ کو لکھیں۔ بواپسی اُن کا حساب انشاء اللہ تعالےٰ ارسال کردیا جائیگا حضرت اقدس فرماچکے ہیں:۔

"تحریک جدید کے متعلق میں پھر توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ اس سے سلسلہ کی اشاعت کی ایک عظیم الشان بنیاد رکھی جارہی ہے اور جو اس میں حصّہ لیں گے۔ وہ ہمیشہ کیلئے عظیم الشان ثواب کے مستحق ہونگے۔ اسلئے اس کے وعدوں کو جلد سے جلد پورا کریں"!

اُحباب کو یاد رکھنا چاہیئے کہ وہ اس تحریک میں حصّہ لیکر اشاعت اسلام کی ایک مستقل بنیاد رکھتے ہیں۔ اور جو خدا کیلئے گھر بناتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اُس کے لئے دُنیا اور آخرت میں گھر بناتا ہے"۔

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

امسال حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی منظوری سے سیرۃ النبیؐ کے جلسہ کے لئے ۲۷ نومبر اتوار کا دن مقرر کیا گیا ہے۔ لہٰذا جملہ جماعتہائے احمدیہ اس دن اپنی اپنی جماعتوں میں جلسے منعقد کرائیں اور اپنے جلسوں میں غیر احمدی اصحاب کو زیادہ سے زیادہ شمولیت کی دعوت دیں۔ بعد ازاں جلسہ کی کارروائی کی رپورٹیں دفتر ہذا میں بھجوائیں

(نظارت دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

تقسیم حلقہ جات انسپکٹران بیت المال

۱۰ نومبر ۱۹۴۹ء سے انسپکٹران بیت المال کے حلقہ جات میں مندرجہ ذیل تبدیلی کی گئی ہے۔ عہدیداران اور احباب جماعت مطلع رہیں اور انسپکٹران سے تعاون فرماکر ممنون فرمائیں۔

نام انسپکٹر	تصریح حلقہ انسپکٹران	نام انسپکٹران	تصریح حلقہ انسپکٹران
مولوی ظفر اسلام صاحب	ضلع منٹگمری و ملتان	مولوی سلطان احمد صاحب	ضلع گوجرانوالہ مع تحصیل ڈسکہ
سید اصغر حسین صاحب	ضلع سیالکوٹ علاوہ تحصیل ڈسکہ	چوہدری الیاس الدین صاحب	ضلع جھنگ و سرگودھا
سید اعجاز احمد صاحب	ضلع شیخوپورہ	شیخ فیض الرحمن صاحب	ضلع ڈیرہ غازیخان مظفرگڑھ و ریاست بہاولپور
سید نذیر احمد صاحب	ضلع گجرات	ماسٹر محمد یسین صاحب	ضلع راولپنڈی و کیمبل پور صوبہ سرحد
قاضی خورشید الرب صاحب	صوبہ سندھ و بلوچستان	چوہدری عبد الرب صاحب عزیز	ضلع لائلپور

(نوٹ) انسپکٹران تشخیص بجٹ سال آئندہ ۵۱-۱۹۵۰ء کا کام بہت جلد ختم کرنے کی کوشش کریں۔

ناظر بیت المال ربوہ

لَئِن شَکَرۡتُمۡ لَاَزِیۡدَنَّکُمۡ

اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتے ہیں کہ جو کچھ تمہیں دیا گیا ہے اس پر تم شکر بجالاؤ گے تو تمہیں اور زیادہ دیا جائے گا۔ لیکن ہمارے کئی دوست اس ارشاد کو بھول جاتے ہیں مثلاً تجار اور زمیندار جب بیت المال کا انسپکٹر ان کے پاس جاتا ہے اور ان سے ان کی آمد دریافت کرتا ہے تو وہ اپنی آمد کم کرکے بتانے کی کوشش کرتے ہیں اور گلہ کرتے ہیں کہ آمد میں کمی ہو رہی ہے۔ حالانکہ انہیں ایک اور حکم کے مطابق اما بنعمت ربک فحدث اپنی آمد کو پورا پورا بتانا چاہیئے اور اگر وہ ایسا کریں گے تو اللہ تعالےٰ اپنے وعدہ کے مطابق ان کی آمدنیوں میں برکت ڈالے گا۔

انسپکٹران بیت المال تشخیص بجٹ کے لئے عنقریب آپ کے پاس آرہے ہیں۔ امید ہے کہ آپ ان سے پورا تعاون فرمائیں گے اور اپنی آمد صحیح صحیح انہیں لکھا دیں گے۔ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(نظارت بیت المال ربوہ)

تعمیر مسجد ربوہ میں حصّہ لیجئے!

آپ کو اطلاع دی جاچکی ہے کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تعمیر مسجد ربوہ کے لئے چندہ کی تحریک فرمائی تھی۔ اس کی ادائیگی کی آخری تاریخ ۳۰ نومبر ہے اپنے وعدہ کی ادائیگی کی طرف جلد متوجہ ہوں۔ ایسا نہ ہو کہ مطلوبہ رقم پوری ہوجائے اور آپ کا حصّہ اس مسجد مبارک میں شامل نہ ہوسکے جو نئے مرکز میں پہلی مسجد ہے۔ نظارت بیت المال ربوہ

پتہ مطلوب ہے

مکرمی محمد حنیف صاحب ولد محمد اسمٰعیل صاحب ساکن فیروزپور اپنے موجودہ پتہ سے اطلاع دیں۔ اگر ان کے کسی رشتہ دار یا کسی دوست کو علم ہو تو مطلع فرماکر ممنون فرمائیں۔

نظارت بیت المال ربوہ

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ — الفضل — لاہور
مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۴۹ء

ایمان محکم انبیاء علیہم السلام پیدا کرتے ہیں

وہ انبیاء علیہم السلام جو نئی شریعت لاتے ہیں۔ اور وہ بھی جو نئی شریعت نہیں لاتے۔ شریعت پر عمل کرانے کے لئے آتے ہیں۔ لیکن ان میں سے آخر الذکر پہلی شریعت پر عمل کراتے ہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ وہ اللہ تعالےٰ کا کوئی پیغام نہیں لاتے۔ وہ شریعت کے ان پہلوؤں کو جو اس کے زمانہ کے لئے ضروری ہوتے ہیں۔ اجاگر کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ ہی سے رہنمائی پاتے ہیں۔ اس کے علاوہ خود نبوت کے ثبوت کے لئے جن الٰہی نشانات کی ضرورت ہوتی ہے وہ بھی ان کو دئیے جاتے ہیں۔ تاکہ ان کا اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہونا صاف صاف کھل جائے۔ یہ نشانات ان کے شاہد ہوتے ہیں۔ اور ان کی تصدیق کے لئے ضروری ہوتے ہیں۔ کیونکہ اگر ان کا خدا کی طرف سے ہونا بالوضاحت ثابت نہ ہو۔ تو ان میں اور دوسرے مصلحین میں جو صرف تکوینی قوانین کے ماتحت کھڑے ہوتے ہیں۔ کوئی فرق نہیں ہوتا۔ اس لئے اس حقیقت کے ثابت ہونے کے بغیر کہ وہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہیں۔ اپنا کام اس کمال سے نہیں کر سکتے۔ جو اللہ تعالیٰ کی منشا ہے۔ اور جس کے لئے اللہ تعالےٰ نے سلسلہ نبوت جاری کیا ہے۔

شریعت کے اصول خواہ کتنے بھی اچھے ہوں۔ خواہ یہ اصول کتنے بھی انسانی عقل کے ترازو پر پورے اترتے ہوں۔ جب کوئی قوم ان اصولوں کو ترک کر چکی ہوتی ہے۔ اور ان کی جگہ اپنے من گھڑت خیالات کی پیروی پر مستحکم ہو چکی ہوتی ہے۔ از سر نو شریعت کے ان اصولوں کو ان میں رائج کرنا قومی ذہنیت میں ایک بہت بڑے انقلاب کا متقاضی ہوتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ معمولی دنیاوی اصولوں کے رائج کرنے کے لئے بھی ذہنیتوں میں انقلاب کی ضرورت ہے۔ چنانچہ جو دنیاوی تحریکیں دنیا میں وقتاً فوقتاً نمودار ہوتی رہی ہیں۔ وہ بغیر ذہنیتوں میں انقلاب کے ایک قدم بھی آگے نہیں چل سکتی تھیں۔ گذشتہ چند صدیوں میں جو خالص عقلی اور دنیاوی بنیادوں پر مغربی دنیا میں انقلابات رونما ہوئے ہیں۔ انکی تاریخ کے مطالعہ سے یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ اگر کسی تحریک کو کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ تو اسی طرح کہ انسانوں کی ذہنیتوں میں پہلے انقلاب پیدا ہوا۔ جو اس تحریک کے لئے سازگار تھا۔ تو پھر کہیں جا کر اس کو وہ کامیابی حاصل ہوئی۔ جس کی تحریک چلانے والوں کو تمنا تھی۔

عہد جدید میں دو عظیم الشان دنیاوی انقلابات ہوئے۔ ایک تو فرانسیسی انقلاب اور دوسرا موجودہ روسی اشتراکی انقلاب اگر ہم ان انقلابات کی تاریخ پڑھیں۔ تو ہمیں معلوم ہوگا۔ کہ ان انقلابات کو برپا کرنے کے لئے کس قدر ذہنی اور مادی کشمکش ہوئی۔ کس طرح عوام کی ذہنیتوں کو متاثر کیا گیا۔ اور پھر کس طرح ان کو اس قابل بنایا گیا۔ کہ وہ وہ اصلاحی اصول قبول کریں۔ جو ان تحریکات انقلاب کے پیش نظر تھے۔ ان انقلابات کا بادی النظر سے بھی جائزہ لیا جائے۔ تو ثابت ہوگا۔ کہ انسانوں کی ذہنیتوں کو قابل قبولیت بنانے کے لئے کتنے کٹھن اور خطرناک راستوں سے گزرنا پڑتا ہے۔ انقلابات کی کوئی معقول امر قدآور عملی صورت دیکھنے کے لئے کئی کئی سال پہلے تیاریاں کی گئیں۔ کتنے ہی انسانوں کی زندگیاں اس دھن میں خرچ ہوئیں۔ کتنی ہی خونریزیاں ہوئیں۔ کتنی ہی معصوم جانیں ضائع ہوئیں۔ کتنا ہی مال صرف ہوا۔ کتنی ہی عقل اور تدبیر خرچ ہوئی۔ تب کہیں جا کر ان انقلابی تحریکوں کو اپنے قدم جمانے کا موقع ملا۔

یہ حال تو دنیاوی تحریکوں کا ہے۔ جو دینی تحریکوں کے مقابلہ میں محض سطحی تحریکیں ہوتی ہیں۔ یہ تحریکیں انسانی زندگی کے مرئی اور مادی حالات کو ہی چھیڑتی ہیں۔ اور انہی کے لحاظ سے انسانی معاشرہ میں انقلاب لانے کی منصوبہ بندی کرتی ہیں۔ زندگی کے صرف مادی ماحول کو بدلنا ان کا مدعا ہوتا ہے۔ ایسی مرئی اور سطحی تبدیلیوں کا حسن و قبح جلد محسوس ہوتا ہے۔ اور پھر ایسے اصول عوام پر جبر سے بھی ٹھونسے جا سکتے ہیں۔ کیونکہ ان کا زندگی کے بنیادی اصولوں سے بہت کم تعلق ہوتا ہے۔ عوام جلدی ان سے مانوس ہو جاتے ہیں۔ اور اپنی ذہنیتوں کو ان کے مطابق بنا لیتے ہیں۔

پھر اکثر یہ دنیاوی تحریکیں ایک محدود نقطۂ نظر کے پیش نظر ہوتی ہیں۔ ان کے معرض وجود میں آنے کے لئے کسی خاص پہلو میں تبدیلی کا جذبہ کارفرما ہوتا ہے۔ فرانس اور روس کے انقلابات محض معاشی ناہمواری کی اصلاح کے لئے رونما ہوئے۔ بیشک ان تحریکوں میں اخوت، مساوات اور آزادی وغیرہ کے نعروں کی آمیزش بھی تھی۔ مگر یہ نعرے اصل مدعا نہ تھے۔ صرف اصل مدعا کو زیادہ موثر بنانے کے لئے اختیار کئے گئے تھے۔ ورنہ انقلابی نعرہ بازوں کے سامنے ان باتوں کے اخلاقی پہلو نہیں تھے۔ جن کو صرف مذہب ہی اجاگر کر سکتا ہے۔ یہ فرق اگرچہ نازک سا فرق ہے۔ مگر ہے ضرور۔ اس کے علی الرغم خالص دینی تحریک انسانی فطرت کی بنیادوں سے تعلق رکھتی ہے۔ اور محض دنیاوی عقل صحیح طور پر اسکی رہنمائی نہیں کر سکتی۔ اس کا تعلق تمام زندگی کی مجموعی اصلاح سے ہوتا ہے۔ اور اس کا مطمح نظر انسانی فطرت کو ایک سطح سے اس سے بلند تر سطح پر لے جانا ہوتا ہے۔ وہ انسان کے تمام مرئی اور غیر مرئی امکانات میں تبدیلی اور انقلاب لانے کے لئے برپا کی جاتی ہے۔ جب انسانی زندگی مادیات کی قبر میں مردہ کی طرح ہو جاتی ہے۔ تو اس کو از سر نو زندہ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ ایسی تحریک کا منبع صرف وہی ذات ہو سکتی ہے۔ جو انسانی فطرت کو معرض وجود میں لانے کی ذمہ وار ہے۔ جو زندگی کے ظاہر و باطن اس کے امکانات اور اس صحیح لائحہ عمل کو جانتی ہے۔ جو اسکو ارتقائی منازل میں سے گذارنے کے لئے بہترین ہے۔ اور جو اس آخری منزل کو بھی جانتی ہے۔ جو اس کا منتہائے مقصود ہے۔ اور جس کو انسانی عقل محسوس تو کر سکتی ہے۔ مگر متعین نہیں کر سکتی۔

ایسی تحریک کی اس وقت ضرورت ہوتی ہے۔ جب کوئی قوم یا تمام بنی نوع انسان اپنی زندگی کا مقصود فراموش کر دیتے ہیں۔ جب اقوام کی نگاہ سے اسکی صحیح قدریں اوجھل ہو جاتی ہیں۔ جب جیسا کہ ہم نے ابھی کہا ہے۔ زندگی مر جاتی ہے۔ اور اس کو از سر نو زندہ کرنا ہوتا ہے۔ جب ایسی صورت ہوتی ہے۔ تو اللہ تعالےٰ خود دنیا کو اس کے اپنے آپ سے بچانے کیلئے آگے آتا ہے۔ اور ایک ایسے انسان کو مبعوث کرتا ہے۔ جس کو وہ اپنا آلۂ کار بناتا ہے۔ اور اس کے ذریعہ دنیا کی اصلاح کرتا ہے۔ اسکی ضرورت معمولی فروعی دینی اصلاحوں میں نہیں ہوتی۔ ایسی فروعی اصلاحیں جو عام تکوینی طور پر کھڑے ہونے والے علماء بھی کر سکتے ہیں۔ ان کے لئے انبیاء علیہم السلام مبعوث نہیں ہوتے۔ مگر جب دنیا بالکل ہی زندگی کے فیشن سے دور جا پڑتی ہے۔ اور بحر و بر میں فساد پھیل جاتا ہے۔ اور ایسی صورت ہو جاتی ہے۔ کہ اگر خدا خود رہنمائی نہ کرے۔ تو ڈر ہوتا ہے۔ کہ دنیا تباہ ہو جائیگی۔ تو پھر وہ خود رہنمائی کرتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے۔ یہ عام تکوینی قوانین سے اوپر اس کا ایک قانون ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ کسی نیک تحریک کا فائدہ اسی وقت اقوام اور افراد کو پہنچ سکتا ہے۔ جب ان کا اس پر ایمان کامل ہو۔ اور الٰہی تحریک پر ایمان کامل اسی وقت ہو سکتا ہے۔ جب یہ ثابت ہو۔ کہ وہ واقعی اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہے۔ اس لئے جن بندوں کو اللہ تعالےٰ تحریک کو چلانے کے لئے آلۂ کار بناتا ہے۔ پہلے ان کے دلوں میں اپنا ایمان محکم کرتا ہے۔ اور ان سے براہ راست مکالمہ و مخاطبہ کا دروازہ کھول کر اپنی ہستی کا ان کے دلوں میں حق الیقین پیدا کرتا ہے۔ اور منجملہ دیگر نشانات کے ان کو یہ نشان بھی دیتا ہے۔ کہ وہ دوسروں کو بھی اس حقیقت کا مشاہدہ اور تجربہ کرا سکیں۔ جو خود ان پر منکشف ہوتی ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ جس شخص کو خود حق الیقین حاصل نہ ہو۔ وہ دوسروں کو کس طرح اس نعمت سے مالامال کر سکتا ہے۔ اور دوسروں کو یہ نعمت کس طرح میسر آ سکتی ہے۔ جب تک اللہ تعالےٰ براہ راست یا اپنے کسی ایسے برگزیدہ کے ذریعہ جس کو اس نے براہ راست اس نعمت سے سرفراز فرمایا ہے۔ ان پر اس کا دروازہ نہ کھولے۔

اگر ہم ان باتوں کو مدنظر رکھیں۔ جو اوپر بیان ہوئی ہیں۔ تو یہ بات آسانی سے سمجھ میں آ سکتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے جو اس زمانے کے مومن کہلانے والوں کو مخاطب کر کے فرمایا ہے۔ کہ تومنون باللہ و رسولہ۔ اس سے اس کا کیا مطلب ہے؟ صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ مُردوں کو از سر نو ایمان کی طاقت سے زندہ کرنا چاہتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کی سنت وہی ہے۔ جس کا تذکرہ ہم اوپر کر آئے ہیں۔ کہ وہ اپنا ایک برگزیدہ مبعوث کرتا ہے۔ اور اس کو اپنی جناب سے حق الیقین عطا کرتا ہے۔ اور پھر اس کے ذریعہ مردوں کو زندہ کرتا ہے۔

سوال یہ ہے۔ کہ اس وقت دنیا اس حالت کو پہنچی ہوئی ہے یا نہیں۔ جب اللہ تعالیٰ خود دخل دیتا ہے؟ اگر یہ درست ہے تو پھر بغیر اس کے دخل کے دنیا اپنی تباہی کو کس طرح روک سکتی ہے؟

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

جماعت احمدیہ دودہ ضلع سرگودھا کے افراد نے یوم تبلیغ کی تقریب پر مختلف ٹولیاں بنا کر تبلیغ کی۔ خواندہ اشخاص کو ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ اور زبانی تبلیغ کی گئی۔ بحیثیت مجموعی بہت اچھا اثر ہوا۔

جماعت احمدیہ لاہور چھاؤنی کے دوستوں نے یوم التبلیغ کی تقریب پر تمام دن تبلیغ میں صرف کیا۔ دکانداروں۔ موٹر اڈوں اور چوراہوں پر ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ تقریباً بیس اشخاص کی خدمت میں حاضر ہو کر تبلیغ کا فریضہ ادا کیا گیا۔

جماعت احمدیہ ڈیرہ اسماعیل خاں کے افراد نے یوم التبلیغ منایا۔ مندرجہ ذیل ٹریکٹ تقسیم کئے۔ احمدیت کا پیغام۔ آیت خاتم النبیین کی تفسیر۔ ندائے ایمان۔ ملت اسلامیہ کے تنزل کے اسباب۔ احمدی اور غیر احمدی میں فرق۔ تعلیم حضرت مسیح موعودؑ۔ دینی ہمارا کرشن وغیرہ لائن ایڈیشنل پولیس میں دو سب انسپکٹر صاحبان کے ساتھ تبادلہ خیالات ہوا۔ جس پر انہوں نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے غور کرنے کا وعدہ فرمایا۔ سردار احمد خاں صاحب بلوچ ریٹائرڈ E.A.C کے ساتھ مختصراً گفت و شنید ہوئی۔ انہوں نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملنے کا وعدہ فرمایا۔ (مرسلہ نظارت دعوۃ و تبلیغ)

درخواستہائے دعا

(۱) میرے عزیز و دوست ممتاز احمد صاحب ولد عبد العزیز صاحب سابق قادیانی عرصہ چار ماہ سے بعارضہ خرابی پیٹ بیمار ہیں۔ ڈاکٹروں نے تشویشناک حالت بتائی ہے۔ درستی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ ابو النصر محمود احمدی لاہور۔ (۲) میرے والد میاں حسن دین صاحب بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ میری ہمشیرہ عائشہ بی بی اہلیہ میاں سلطان بخش صاحب ککر کہار ضلع جہلم میں بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ حافظ غلام محی الدین ہمراہ احمد نگر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیشگوئی اِسْمُہٗ اَحْمَد

(۳)

وَاِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یَا بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرَاۃِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗ اَحْمَدُ (سورہ صف ع ۱)

(تقریر ابو البشارت مولوی عبد الغفور صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

جو آپ نے اپریل ۱۹۴۹ء میں جلسہ سالانہ ربوہ کے موقعہ پر فرمائی:-

معزز حضرات حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ کی کتابوں سے ان کے مثیلوں اور ہم ناموں کی پیشگوئیاں اور ان کے مصداقوں کے بتا دی اور ان کے متعلق خدا تعالیٰ کی شہادات بیان کر دی ہیں۔ اب میں اس امر کو واضح کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں حضرت عیسےٰؑ نے بشارت دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ مبشرا برسولٍ یاتی من بعدی کہ میں بھی اپنے بعد آنیوالے ایک نبی کی بشارت دیتا ہوں وہاں آپ نے خدا تعالیٰ سے اطلاع پاکر اس آنے والے نبی کا نام نامی اور اسم گرامی کا پتہ دیتے ہوئے فرمایا اسمہ احمد کہ میری بشارت کے ماتحت آنے والے نبی کا نام احمد ہوگا۔

احمد نام کا مصداق

زیر بحث پیشگوئی میں جس نبی کے آنے کا ذکر حضرت عیسےٰؑ کی زبانی کیا گیا تھا۔ اس میں ان کا نام احمد بتا کر دراصل کئی ایک مضبوط اور پکی اور محکم باتوں کی طرف اشارہ کر دیا گیا تھا جو احمد نام والے نبی کو سورج کی طرح چمکا کر سامنے لاکر کھڑا کر دیتی تھیں جن سے چند ایک کو اختصاراً بیان کرتا ہوں۔

(۱) چنانچہ اس بارہ میں سب سے پہلی بات یہ سمجھائی گئی ہے کہ خدا تعالیٰ نے حضرت عیسےٰؑ کی معرفت جس نبی کی خبر دی تھی اس کا نام احمد ہوگا اس لئے اس بشارت کا مصداق وہی نبی ہو سکتا ہے جس کی آمد پہ وہ خدا جس نے آپ کی خبر دی تھی وہ بتا بھی دیتا کہ اے لوگو یا اے بنی اسرائیل یا اہل کتاب جس احمد نبی کے آنے کی ہم نے خبر دی تھی وہ احمدؐ آگیا۔ خواہ وہ احمد نبی حضرت عیسےٰؑ کے دس ہزار سال بعد آتا۔ اے احباب کرام بے شک حضرت عیسےٰؑ کے بعد ایک عظیم الشان نبی مبعوث کئے گئے اور آپ پر تیس پارے قرآن کریم کے بھی نازل کئے گئے مگر آپ سارا قرآن شریف پڑھ جائیں۔ کہیں بھی خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ احمد نبی آگیا۔ ہاں آپ کی بعثت کی خبر دیتے ہوئے جہاں بار بار یہ فرمایا یا اھل الکتاب قد جاءکم رسولنا (مائدہ) کہ اے اہل کتاب تمہارے پاس ہمارا نبی آگیا۔ پھر فرمایا انا ارسلنا الیکم رسولا (مزمل ع۱) ہم نے تمہاری طرف رسول بھیج دیا۔ پھر فرمایا قل انی رسول اللہ الیکم (اعراف ع۲۰) اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہو کر آگیا ہوں۔ وہاں آپ کے نام کا تعارف کراتے ہوئے فرمایا۔ محمد رسول اللہ (فتح ع۴)۔ ما محمد الا رسول (آل عمران ع۱۵) ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ (احزاب ع۵) کہ اے لوگو جس شخص کو ہم نے تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا ہے۔ اس کا نام نامی و اسم گرامی حضرت محمدؐ ہے (صلی اللہ علیہ وسلم ہے)

احباب کرام! سوچیں تو سہی کہ اگر خدا تعالیٰ کے مدنظر اسمہ احمد والی پیشگوئی کا مصداق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات ہوتی تو پیشگوئی کرنے والے خدا تعالیٰ کو چاہئیے تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کرتے وقت کہہ دیتا کہ اے لوگو ہم نے اپنے اقرار کے مطابق احمد رسول کو تمہاری طرف بھیج دیا۔ یہ تو بہت معیوب بات بن جاتی ہے کہ خبر دی جائے احمد رسول کی اور جب اس کا مصداق آئے تو کہا جائے کہ محمدؐ نبی آگیا۔ اور کہیں ایک مرتبہ اور ایک موقعہ پر بھی نہ کہا جائے کہ احمد نبی آگیا۔ پس اصل حقیقت یہی ہے کہ خدا کے نزدیک چونکہ اسمہ احمد کا مصداق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات نہ تھی اس لئے خدا تعالیٰ نے آپ کی آمد پہ آپ کا تعارف احمد نام سے نہ کرایا بلکہ محمد نام سے کرایا جو حضرت موسےٰ علیہ السلام کی پیشگوئی کے مصداق تھے۔

پھر دوسری بات یہ بھی قابل غور ہے کہ آیا آنحضرتؐ نے اپنے آپ کو احمد نام والی پیشگوئی کا مصداق سمجھا۔ مگر واقعات شاہد ہیں کہ آپؐ نے بھی کبھی اپنے آپ کو احمد نہیں سمجھا ورنہ آپ اس کا کسی موقعہ پہ تو اظہار فرماتے۔ آپ نے اپنے نام کا کلمہ سکھایا۔ اپنے نام کی بذریعہ اذان دن میں پانچ دفعہ منادی ساری عمر کرائی اور قیامت تک اس منادی کا حکم دے دیا۔ پھر اپنے نام پہ درود پڑھنا بحکم خدا سکھایا مگر کسی وقت بھی اپنا احمد نام نہ بتایا۔ پھر اہل کتاب جن کی کتب میں احمد نام کی خبر دی گئی تھی ان کے بادشاہوں کو خطوط لکھے۔ ان پہ تصدیق کرنے کے لئے اپنے نام کی مہر کندہ کروائی مگر اس مہر پہ بھی احمد نام کندہ نہ کرایا۔ ان تمام واقعات سے روز روشن کی طرح یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ آپ خود بھی اپنے آپ کو احمد نام کی پیشگوئی کا مصداق نہ سمجھتے تھے۔ بلکہ حضرت موسیٰؑ کی پیشگوئی کا مصداق محمدؐ نام والا نبی یقین کرتے تھے۔ پھر یہ بات بھی جاذب توجہ ہے کہ کیا کسی اور نے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو احمد والی پیشگوئی کا مصداق سمجھا؟ مگر دنیا شاہد ہے کہ آپ کے زمانہ کے مخاطب یہود و نصاریٰ کے نہ کسی عالم نے نہ کسی جاہل نے آپ کو احمد نام والی پیشگوئی کا مصداق سمجھا۔

اندریں حالات کیا یہ ظلم نہیں کہ خدا تعالیٰ آنحضرتؐ کو احمد نام والی پیشگوئی کا مصداق نہ کہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے آپ کو احمد نہ سمجھیں۔ کوئی یہودی۔ کوئی عیسائی آپ کو احمد نام والی پیشگوئی کا مصداق نہ سمجھے۔ اور تو اور مشرکین عرب بھی آپ کو محمدؐ نام سے ہی پکاریں۔ مگر اس زمانہ کے بعض لوگ تمام حقائق سے نظر بند کر کے آپ کو اسمہ احمد کی پیشگوئی کا مصداق قرار دینے لگ جائیں۔

(۲) اسمہ احمد کہہ کر اس بات کی طرف بھی توجہ دلادی گئی ہے کہ حضرت عیسےٰؑ نے فرمایا تھا کہ میں ایک نبی کی پیشگوئی کا تو مصدق ہوں اور دوسرے نبی کی پیشگوئی کا مبشر ہوں۔ ان دونوں نبیوں میں سے جس نبی کی پیشگوئی کا میں مبشر ہوں اس نبی کا نام نامی اسم گرامی احمد ہے۔ مگر جس نبی کے آپ مصدق تھے ان کا نام کچھ اور ہوگا۔ احمد ان کا نام نہ ہوگا کیونکہ حضرت عیسےٰؑ نے اسی نبی کا نام احمد بتایا ہے جس کی آپ نے بشارت دی تھی۔ اور اس حقیقت سے کسی طرح بھی گنجائش انکار نہیں کہ حضرت عیسےٰؑ اس نبی کی خبر کے مصدق تھے جس کی تورات میں خبر دی گئی تھی۔ کیونکہ وہ خود فرماتے ہیں مصدقا لما بین یدی من التوراۃ۔ لہٰذا تورات والے نبی کا نام احمد نہیں بلکہ قرآن کریم کی گواہی کے مطابق آپ کا نام محمدؐ تھا (صلی اللہ علیہ وسلم)

(۳) اس پیشگوئی میں اسمہ احمد کہہ کر تیسری بات یہ سمجھائی گئی ہے کہ حضرت عیسےٰؑ کے ذریعہ جس نبی کی بشارت دی گئی ہے اس کا نام احمد اس لئے تجویز کیا گیا ہے کہ تا جس نبی کے آپ مصدق تھے ضمناً ان کے نام کا بھی پتہ چل جائے جس کی مختصر کیفیت یہ ہے کہ احمد کے معنے ہیں۔ انتہائی تعریف کرنے والا اور جس ذات کی انتہائی تعریف کی جائے اس کو محمد کہتے ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) پس جب حضرت عیسےٰؑ کا مبشر احمد یعنی انتہائی تعریف کرنے والا بنا تو آپ کا مصدق لامحالہ اور یقینی طور پہ محمدؐ نام کا نبی ہوگا جس کے معنے انتہائی تعریف کیا گیا۔ اور اس بات کا سمجھنا کچھ مشکل اور پیچیدہ بات نہیں۔ کیونکہ جیسے قاتل کہنے سے مقتول کا اور حامد کہنے سے محمود کا وجود ضروری تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ اسی طرح احمد کہنے سے محمدؐ کا وجود لازمی طور پہ تسلیم کرنا پڑتا ہے۔

ایک اور مفید بات

میں اس جگہ اس بات کا اظہار کر دینا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ محمدؐ اور احمد میں اس قسم کا جوڑ اور رشتہ ہے کہ جب ایک جہت سے ان پہ غور کیا جائے تو محمد اور احمد سے اور احمد کو محمد سے کوئی جدا اور الگ چیز سمجھنا پرلے درجہ کی جہالت اور نادانی ہے کیونکہ اگر محمد کا وجود تسلیم نہ کیا جائے تو احمد ہو سکتا ہی نہیں۔ اسی طرح احمد ہونے کا کوئی دعویٰ کر ہی نہیں سکتا جب تک محمدؐ کے وجود کو تسلیم نہ کیا جائے جیسے کوئی مثلاً باپ کہلا ہی نہیں سکتا جب تک اس کا کوئی بیٹا نہ ہو۔ اور کسی کا بیٹا ہونے کا دعویٰ ہی غلط ہے جب تک اس کا کوئی باپ تسلیم نہ کیا جائے۔ غرض باپ کو بیٹے سے اور بیٹے کو باپ سے جدا سمجھنا جیسے غلطی ہے اسی طرح محمد کو احمد سے اور احمد کو محمد سے جدا سمجھنا بھی جہالت ہے۔ اسی طرح استاد اور شاگرد کا حال ہے استاد کہلاتا ہی وہ ہے جس کا کوئی شاگرد ہو اور شاگرد کہتے ہی اس کو ہیں جس کا کوئی استاد ہو۔ استاد کو شاگرد سے اور شاگرد کو استاد سے جدا کیا ہی نہیں جا سکتا کیونکہ جو استاد کا علم ہے وہی شاگرد کا ہے اور جو شاگرد کے پاس ہے وہ استاد کا ہے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کیا ہی عجیب فرمایا ہے ؎

شاگرد نے جو پایا استاد کی دولت ہے
احمد کو محمدؐ سے تم کیسے جدا سمجھے

اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

مَنْ فَرَّقَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ الْمُصْطَفٰی فَمَا عَرَفَنِیْ وَمَا رَاٰی کہ جس نے مجھ میں اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں فرق کیا اس نے نہ مجھے پہچانا اور نہ مجھے دیکھا۔

پھر فرماتے ہیں:- ع

ربط ہے جانِ محمدؐ سے میری جاں کو مدام

غرض محمدؐ اور احمد کا آپس میں ایک جہت سے ایسا گہرا تعلق ہے کہ ان کو دو سمجھنا غلطی ہے۔ مگر جب دوسرے پہلو سے نظر کی جائے تو پھر محمدؐ اور احمد کو ایک وجود سمجھنا بڑی بھاری غلطی اور بیوقوفی بن جاتی ہے کیونکہ محمدؐ ایک اور وجود کا نام ہے اور احمد ایک اور ہستی کا نام ہے۔ اس جہت سے محمد کو احمد اور احمد کو محمد کا نام ہم ہرگز نہیں دے سکتے۔ جیسا کہ اس میں کوئی کلام نہیں کہ بیٹے کا وجود باپ کے وجود کا رہین منت ہوتا ہے۔ مگر اس میں بھی شک نہیں کہ باپ ایک اور ہستی کا نام ہے اور بیٹا ایک اور الگ وجود کا نام۔ کسی ایک ہی اکیلے وجود کو باپ اور بیٹے کے نام سے ہرگز موسوم نہیں کر سکتے بلکہ باپ اور بیٹا کہلانے کے لئے دو الگ الگ ہستیوں کا وجود تسلیم کرنا پڑے گا۔ باپ خواہ بیٹے سے اور بیٹا باپ سے خواہ کتنی بھی مشابہت پیدا کر لے۔ باپ بہر حال باپ کہلائے گا اور بیٹا۔ بیٹا ہی کہلائے گا۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آج سے ۵۹ سال قبل کا ایک مکتوب

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی سے خطاب

از محمد عبدالحق صاحب مجاہد امرتسری گنج مغلپورہ لاہور

کچھ عرصہ ہوا مجھے جامع مسجد اہل حدیث چینیانوالی لاہور میں جانے کا موقعہ ملا۔ وہاں پر کتب خانہ بھی دیکھا جس میں مخالفین احمدیت کی بہت سی کتب دیکھنے کا بھی موقعہ میسر آیا مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اشتہار بھی دیکھے جو تقریباً ۱۸۹۱ء تا ۱۸۹۸ء تک کے تھے۔ وہ خط و کتابت بھی دیکھا جو مباحثہ لدھیانہ سے پہلے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درمیان ہوئی۔ سات خطوط ہیں جن کو خاکسار نے وہاں سے نقل کر لیا ہے۔ جس حد تک میرے مطالعہ کا تعلق ہے۔ احمدیہ لٹریچر میں ان خطوط کی اشاعت نہیں ہوئی۔ حضرت میر قاسم علی صاحب رضی اللہ عنہ ایڈیٹر فاروق قادیان نے اپنی کتاب "بٹالوی کا انجام" کے صفحہ ۴۰ و ۴۱ پر رسالہ اشاعت السنہ کا حوالہ دیا ہے مگر ساری خط و کتابت کا کوئی علم نہیں دیا مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے ایک خط ۱۲/۱ مورخہ ۱۱ فروری ۱۸۹۱ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں لکھا اور تحریر کیا۔

"مجھے کمال افسوس ہے کہ مجھے آپ کے اس دعوے کا کہ میں "مسیح موعود" ہوں خلاف مشتہر کرنا پڑا اس الہام کو آپ خدا تعالےٰ کی طرف سے سمجھتے ہیں تو خدا کی جناب میں دعا کریں کہ وہ مجھے اس خلاف سے روکے"

اس خط کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔

(۱) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی

مخدومی مکرمی اخویم مولوی صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ عنایت نامہ پہنچا اگرچہ خداوند کریم خوب جانتا ہے کہ یہ عاجز اس کی طرف سے مامور ہے اور ایسے امور میں جہاں عوام کے فتنے کا اندیشہ ہے۔ جب تک کامل اور قطعی اور یقینی طور پر اس عاجز پر ظاہر نہیں کیا جاتا ہرگز زبان پر نہیں آتا۔ لیکن اس میں کچھ حکمت خداوند کریم کی ہوگی کہ اس نزول مسیح کے مسئلے پر جس کو اصل اور لب اسلام سے کچھ تعلق نہیں اور ایک مسلمان پر اس کی اصل کیفیت کھولی گئی ہے جس پر بوجہ اخوت حسن ظن بھی کرنا چاہیئے آنمکرم کو مخالفانہ تحریر کے لئے جوش دیا گیا اور میں جانتا ہوں کہ آپ کی اس میں نیت بخیر ہوگی اور اگرچہ مجھے آپ کے استعجال کی نسبت شکایت ہو اور اسکو روبرو یا غائبانہ بھی بیان کر دوں مگر آپ کی نیت کی نسبت مجھے حسن ظن ہے اور آپ کو زمانہ حال کے اکثر علماء بلکہ اگر آپ ناراض نہ ہوں تو للہی جدوجہد کے کاموں کے لحاظ سے مولوی نذیر حسین صاحب سے بھی بہتر سمجھتا ہوں اور اگرچہ میں آپ سے ان باتوں کی شکایت کروں تاہم مجھے بوجہ آپ کی صفائی باطن کے آپ سے محبت ہے۔ اگر میں شناخت نہ کیا جاؤں۔ تو میں سمجھوں گا۔ میرے لئے یہی مقدر تھا۔ مجھے فتح اور شکست سے بھی کچھ تعلق نہیں بلکہ عبودیت اور اطاعت حکم سے غرض ہے میں جانتا ہوں کہ اس خلاف میں آپ کی نیت بخیر ہوگی۔ لیکن میرے نزدیک بہتر ہے کہ آپ اول مجھ سے بات چیت کر کے اور میری کتابوں کو یعنی رسالہ ثلاثہ کو دیکھ کر کچھ تحریر کریں مجھے اس سے کچھ غم اور رنج نہیں کہ آپ جیسے دوست مخالفت پر آمادہ ہوں کیونکہ یہ مخالفت روئے بھی حق کے لئے ہوگی۔ کل میں نے اپنے بازو پر یہ لفظ اپنے تئیں لکھتے ہوئے دیکھا کہ میں اکیلا ہوں اور خدا میرے ساتھ ہے اور اسکے ساتھ مجھے الہام ہوا "ان معی ربی سیھدین" سو میں جانتا ہوں کہ خداوند تعالےٰ اپنی طرف سے کوئی حجت ظاہر کر دیگا آپ کے لئے دعا کروں گا مگر ضرور ہے کہ جو آپ کے لئے مقدر ہے وہ سب آپ کے ہاتھ سے پورا ہو جائے۔ حضرت موسےٰ کی جو آپ نے مثال لکھی ہے۔ اشارۃ النص پایا جاتا ہے کہ ایسا نہیں کرنا چاہیئے جیسا کہ موسےٰ نے کیا اس غصے کو قرآن شریف میں بیان کرنے کی غرض بھی یہی ہے کہ تا آئندہ حق کے طالب معارف روحانیہ اور عجائبات مخفیہ کے کھلنے کے شائق رہیں۔ حضرت موسےٰ کی طرح جلدی نہ کریں۔ حدیث صحیح بھی اس طرف اشارہ کرتی ہے اب مجھے آپ کی ملاقات کے لئے صحت حاصل ہے اگر آپ بٹالہ میں آجائیں تو اگرچہ میں بیمار ہوں اور دوران سر اس قدر ہے کہ نماز کھڑے ہو کر نہیں پڑھی جاتی تاہم افتاں وخیزاں آپ کے پاس پہنچ سکتا ہوں بقول رنگین ؎

وہ نہ آوے تو تو ہی چل رنگین
اس میں کیا تیری شان جاتی ہے

ازالہ اوہام ابھی چھپ کر نہیں آیا فتح اسلام اور توضیح مرام ارسال خدمت ہیں۔

(الراقم غلام احمد از قادیان)

اے حق پسند حضرات آپ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی تعلّی کو بھی پڑھیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رحیمانہ اور کریمانہ الفاظ پر بھی نظر دوڑائیں اور پھر غور نہ کریں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کس طرح مولوی صاحب پر رحم کرتے ہوئے انہیں نصیحت فرمائی کہ آپ میری کتابیں کو پڑھ کر پھر کوئی قدم اٹھا دیں اور ساتھ دعا بھی فرمائی کہ جو کچھ آپ کے لئے مقدر ہے وہ آپکے ہاتھوں ہی سے پورا ہو چنانچہ حضور کی یہ دعا کس طرح پوری ہوئی۔ اسکے لئے حضرت میر قاسم علی صاحب مرحوم کی کتاب "بٹالوی کا انجام" باب چہارم تا باب دہم کا مطالعہ فرمائیں

مراسلہ

قابل اعتراض رویہ

میں مورخہ ۲۹/۹/۴۹ کو شیخوپورہ سے مجلس خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع میں شامل ہونے کی غرض سے صبح چھ بجے گوجرانوالہ کی پہلی لاری پر سوار ہونے کیلئے اڈہ پر آیا ۲۸ تاریخ کو مجھے ایک احمدی دوست نے دو عدد گرنتھ صاحب دیئے (جن پر ایک ایک چٹ لگی ہوئی تھی جس میں دفتر دعوۃ وتبلیغ لکھا تھا) چنانچہ میں نے ان سے یہ گرنتھ صاحب لے کر اس اڈہ پر ۵½ بجے رکھ دیئے کہ میں صبح آن کر اپنے سامان کے ہمراہ ان کو لے جاؤں گا چونکہ ان دنوں مجلس احرار کے جلسہ کی وجہ سے عوام میں احمدیت کی مخالفت تھی۔ اور اسی طرح مقامی جماعت کے مسجد بنوانے میں بھی روک پیدا کر دی گئی۔ اور علاوہ ازیں ایک دو احمدیوں کو مار پیٹ بھی ہوئی تھی اس مخالفت کے اثر کی وجہ سے انہوں نے گرنتھ صاحب دیکھ کر کوئی شرارت کرنے کی کوشش کی اور پولیس میں جاکر کسی رنگ میں رپورٹ کی گئی۔ چنانچہ جب لاری آئی اور میں نے ٹکٹ حاصل کر کے اپنا سامان اور کتابیں رکھ لیں تو دو آدمیوں نے جو کہ اسوقت پولیس کے آدمی اپنے آپ کو ظاہر کرتے تھے انہوں نے مجھے اتار لیا اور کہا کہ تم گرنتھ صاحب نہیں لے جا سکتے۔ تم پاکستان کے غدار ہو اور سکھ ہو وغیرہ وغیرہ۔ اس طرح پبلک میں انہوں نے مجھے بہت ذلیل کرنے کی کوشش کی۔ چنانچہ مجھے ٹکٹ کے پیسے واپس لینے پڑے اور لاری چلی گئی اور پھر ان دونوں آدمیوں میں سے ایک آدمی نزدیک کی مسجد میں گیا اور تیس چالیس آدمی لے آیا۔ اور جب میں نے ٹانگہ لیا تاکہ اپنا اسباب اور کتابیں رکھ کر تھانہ چلوں تو مجھے روکا گیا کہ تم کتابیں اٹھا کر پیدل چلو اس طرح تمہارا جلوس نکالیں گے۔ میں قدرے خاموش رہا لیکن جب اس نے مجھے اس طرح ذلیل ورسوا کرنے کی کوشش کی تو میں نے زبردستی ٹانگہ لیا اور سامان رکھ کر سیدھا کوتوال چلا گیا اب وہ ٹانگے کو نیز نہ چلنے دیں کہ پچھلے آدمی بھی ساتھ مل جاویں چنانچہ مجھے تھانہ دار صاحب کے پیش کیا گیا انہوں نے میری طرف دیکھ کر فرمایا کہ مجھے تو رپورٹ یہ دی تھی کہ کوئی سکھ آئے ہیں۔ اسلئے میں نے اپنے سپاہی کو بھیجا تھا۔ اسکے بعد انہوں نے مجھے کتابیں لے جانے کی اجازت دیدی اور میں نے تیسری لاری پر وہ کتابیں ربوہ میں پہنچا دیں۔

میں نے جس روح کے خلاف آواز اٹھائی ہے۔ وہ صرف یہ ہے کہ پولیس کنسٹیبل کا جو رویہ تھا وہ نہایت شرارت آمیز تھا اس کو کوئی حق نہیں پہنچتا تھا کہ وہ پبلک کو میرے پیچھے لگاتا اور مجھے ٹانگہ پر چلنے سے روکتا اور مجھے احمدیت کے خلاف غیرت دلاتا اور نزدیک کی مسجد میں جاکر آدمیوں کو بلا لاتا۔ شور مٹانے کی بجائے شور خود پیدا کرنا خواہ مخواہ کی شرارت ہے۔

(نامہ نگار)

لجنہ اماء اللہ سے گذارش۔ لجنہ اماء اللہ بیرون سے گذارش ہے کہ وہ اپنی لجنہ کی کل تعداد ممبرات سے اور بجٹ ماہوار مقرر کر کے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کو ماہ نومبر کی ۱۵ تاریخ سے پہلے پہلے اطلاع دیں۔ (سکرٹری مال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کشمیر میں استصواب رائے عامہ

پاکستانی سفارت خانہ واشنگٹن کے پریس اتاشی مسٹر یو احمد انصاری کا جو خط کشمیر میں استصواب رائے عامہ کے بارے میں نیویارک ٹائمز میں شائع ہوا تھا۔ اس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

آپ نے ۸ اکتوبر کو ہندوستانی سفارت خانہ کے رکن مسٹر شیو کے شاستری کا خط شائع کیا تھا جس میں آپ کے اس اداریہ کا ذکر کیا گیا تھا جو کشمیر میں استصواب رائے کے بارے میں تھا۔ انہوں نے پاکستان کے خلاف الزامات لگائے ہیں۔ لیکن کہیں یہ نہیں بتایا کہ انہیں آپ کے اداریہ کی کن باتوں پر اعتراض ہے۔ آپ کے اداریہ میں اس بات پر زور دیا گیا تھا کہ ہندوستان نے عارضی صلح کی شرائط طے کرنے کے سلسلے میں ثالثی کی تجویز کو ٹھکرا کر تصفیہ کی راہ میں روڑہ اٹکایا ہے۔ انہوں نے اس الزام کا کوئی جواب نہیں دیا۔

مسٹر شاستری کے اس خط کا مقصد اس مسئلہ کو ٹالنا اور الجھانا ہے۔ لہذا ان کے الزامات کا جواب دینے سے پہلے اصل معاملہ کو بیان کرنا ضروری ہے۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ پاکستان اور ہندوستان میں سے وہ کونسا ملک ہے جو کشمیر کے مستقبل کے بارے میں فیصلہ کرنے کے سلسلہ میں صحیح اور غیر جانبدارانہ استصواب رائے عامہ کی راہ میں روڑے اٹکا رہا ہے؟ سب کو معلوم ہے۔ کہ دونوں ملکوں کے درمیان متارکہ جنگ کے بارے میں جنوری ۱۹۴۹ء میں ایک معاہدہ ہو گیا تھا۔ یہ معاہدہ استصواب رائے عامہ کی طرف۔ جو دونوں جماعتوں کی طرف سے چنے ہوئے ناظم کے تحت عمل میں آتا۔ پہلا قدم تھا۔

ایڈمیرل چیسٹر نمٹز کو مارچ ۱۹۴۹ء میں ناظم مقرر کیا گیا۔ اور دونوں جماعتوں نے اس تقرر کو منظور کر لیا۔ ایڈمیرل نمٹز کے موقعہ پر پہنچنے سے پہلے پاکستان اور ہندوستان کے درمیان عارضی صلح کے بارے میں ایک معاہدہ ہونا ضروری تھا۔ اگر اس معاہدہ پر دستخط ہو جاتے تو استصواب رائے عامہ کے انعقاد اور اس کی تکمیل میں کوئی رکاوٹ پیش نہ آتی۔

عارضی صلح کے معاہدہ سے گریز

کشمیر میں استصواب رائے عامہ سے بچنے کا ایک ہی طریقہ تھا۔ اور وہ یہ کہ عارضی صلح کے معاہدہ سے گریز کیا جائے۔ چنانچہ ہندوستان نے یہی کیا۔ جب اقوام متحدہ کے کشمیر کمیشن کی تمام کوششیں عارضی صلح کا معاہدہ کرانے میں ناکام رہیں۔ تو اس نے اختلافات کو طے کرنے کے لئے ثالثی کی تجویز پیش کی۔ صدر ٹرومین اور مسٹر اٹیلی نے اس تجویز کی اس کی معقولیت کی بنا پر پرزور سفارش کی۔ کہ فریقین اسے منظور کر لیں۔ لیکن اس تجویز کا انجام کیا ہوا؟ پاکستان نے تو اسے منظور کر لیا لیکن ہندوستان نے اسے نامنظور کر دیا۔ اور اخبارات میں اس "مداخلت بے جا" کے خلاف مہم شروع کر دی گئی۔ اس پس منظر کے ساتھ شاستری صاحب کے الزامات صاف ظاہر ہوتے ہیں کہ ہندوستان کی ان کوششوں کی پردہ پوشی کے لئے ہیں۔ جو وہ استصواب رائے کو التواء میں ڈالنے یا اگر ممکن ہو تو ختم ہی کر دینے کے لئے کر رہا ہے

شاستری صاحب کے پاکستان کے خلاف الزامات بھی سنئے۔ موصوف دو قوموں کے نظریے کو ایک عجیب اصول گردانتے ہیں۔ (گو یہ نظریہ پاکستان بن جانے کے بعد صرف نظریہ نہیں۔ بلکہ ایک حقیقت بن چکا ہے) ہر وہ شخص جسے برصغیر پاکستان و ہند کے معاملات سے ذرا بھی واقفیت ہے خود سوچ سکتا ہے کہ ہندوستان میں صرف ایک قوم ہونے کے متعلق کبھی بھی گفتگو کرنا محض تجاہل عارفانہ ہے۔ ہندوؤں کے مذہبی و عمرانی ضوابط اس قسم کے ہیں۔ کہ جن میں ذات پات کے اختلافات نسلی اختلافات سے بھی زیادہ شدید ہیں۔ اور جہاں چھ کروڑ انسان باربردار جانوروں سے بھی بدتر زندگی بسر کرنے پر مجبور رہیں۔ وہاں مسلمان جیسی مختلف قوم کے لئے ہرگز کوئی جگہ نہیں۔ بہر حال یہ امر موضوع سے الگ ہے اور ہے شاستری صاحب پسند کریں یا نہ پسند کریں۔ مگر مسلم قوم کو بہت کچھ اپنی حیثیت کا احساس ہو چکا ہے۔

اصول کی نامنظوری

مسٹر شاستری کا یہ کہنا کہ عوام کشمیر نے اس نام نہاد عجیب اصول کو نامنظور کر دیا۔ سراسر غلط ہے۔ کشمیر کے عوام نے اپنی رائے کا اعلان کب کیا ہے؟ کیا ہم مسٹر شاستری کے ارشاد پر بھروسہ کر لیں؟ یقیناً ہم اس کے لئے تیار نہیں کہ مسٹر شاستری کو کشمیریوں کے ضمیر کا مخبر تصور کر لیں یہ بات تو ابھی معلوم ہی نہیں ہوئی۔ کہ آیا کشمیریوں نے اس نام نہاد عجیب اصول کو منظور کیا ہے یا مسترد۔ اس کا فیصلہ تو صرف ایک صحیح اور غیر جانبدارانہ استصواب رائے عامہ سے ہی ہو سکتا ہے۔ اگر شاستری صاحب کو یقین ہے۔ کہ کشمیر کے عوام نے یہ اصول مسترد کر دیا ہے تو پھر ہندوستان کو استصواب رائے عامہ کے معاملہ میں اس قدر تکلیف کیوں ہے؟

شاستری صاحب فرماتے ہیں کہ کشمیر میں استصواب رائے عامہ کرانے میں پاکستان کو مداخلت کرنے کا کوئی قانونی یا اخلاقی حق حاصل نہیں ہے۔ مسٹر شاستری نے جس کو مداخلت کہا ہے سو وہ تو پاکستان کا صرف یہ اصرار ہے کہ استصواب رائے عامہ بالکل غیر جانبدارانہ ہو۔ اگر پاکستان درمیان میں نہ ہوتا۔ تو ہندوستان کبھی کا استصواب رائے عامہ کرا چکا ہوتا۔

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۱۱۸۷۲: میں میاں بشیر محمد ولد محمد علی خان صاحب ساکن سمہ سٹہ ریاست بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائداد نہیں ہے۔ گذارا ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت مبلغ -/۳۴ روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہوئی تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ العبد: بشیر محمد بقلم خود۔ گواہ شد: عبد اللطیف ہیڈ ٹرین ایگزیمنر سمہ سٹہ۔ گواہ شد: مرزا احمد عظیم سمہ سٹہ

وصیت نمبر ۱۱۸۷۵: میں ناصر احمد ولد میاں سراج دین صاحب عمر ۲۷ سال ساکن اوکاڑہ ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری ماہوار آمدنی جو کہ میری تنخواہ ہے۔ صرف -/۱۱۵ روپے ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد یا آمدنی نہیں ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میں یہ رقم وصیت ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا۔ انشاء اللہ میری وفات کے بعد میری جو جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ العبد: ناصر احمد جنکر ٹائم آفس کاٹن ملز اوکاڑہ ولد میاں سراج دین مؤذن مسجد اقصیٰ۔ گواہ شد: غلام سرور نمبردار چک نمبر ... گواہ شد: خاکسار حاکم علی سیکرٹری مال ہیڈ ماسٹر ایم۔ بی۔ ہائی سکول اوکاڑہ

وصیت نمبر ۱۱۸۷۶: میں صابرہ بیگم امینی زوجہ کمال الدین صاحب امینی عمر ۱۸ سال ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۱۲/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری ذاتی جائداد کوئی نہیں ہے۔ صرف میرا حق مہر مبلغ -/۱۰۰۰ روپیہ ہے جو میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ لہذا میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ مجھے ذاتی خرچ ماہوار از طرف خاوند مبلغ -/۱۰ روپے ماہوار ملتا ہے۔ لہذا میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اور باقاعدہ ماہوار چندہ حصہ آمد ادا کرتی رہوں گی۔ نیز اس کے علاوہ جو جائداد میری وفات کے وقت ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔

الامتہ: صابرہ بیگم امینی بقلم خود

گواہ شد: جلال الدین امینی مکان نمبر ۱۱/۱ بازار تلواڑی راولپنڈی۔ گواہ شد: کمال الدین امینی راولپنڈی

وصیت نمبر ۱۱۸۸۸: میں رحمت علی ولد محمد الیاس صاحب عمر ۴۷ سال ساکن چک ۱۵۹ G.B ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۱/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اراضی چھ گھماؤں چاہی واقع ضلع جالندھر تحصیل نکودر میں بلا شرکت غیری تھی۔ وہ مشرقی پنجاب میں رہ گئی ہے۔ اگر واپس ملی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ اس وقت میرا گذارا سالانہ تجارت پر ہے۔ جو اندازاً -/۲۵۰ روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں میرے مرنے کے بعد میری اگر کوئی جائداد ثابت ہوگی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ العبد: رحمت علی۔ گواہ شد: چوہدری بشیر احمد سیکرٹری انجمن احمدیہ۔ گواہ شد: خورشید احمد انسپکٹر وقف

وصیت نمبر ۱۱۹۰۲: میں بھری بیوہ کریم بخش صاحب مرحوم عمر ۹۰ سال چک ع ۶۴۶ ڈاکخانہ منڈیانوالہ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۱/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ -/۱۰۰ جو کہ خاوند مرحوم سے وصول کیا ہوا ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد اور داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو اس پر رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کر دوں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی ہوں [illegible] یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے وقت میری جس قدر جائداد ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ الامتہ: بھری بیوہ کریم بخش مرحوم۔ گواہ شد: سید محمد حقیقی فرزند موصیہ۔ گواہ شد: محمد شفیع سیکرٹری مال چک ع ۶۴۶

وصیت نمبر ۱۱۹۱۶: میں محمد نواز ولد حکیم شیر محمد صاحب مرحوم قوم ... کوٹ پار ڈاکخانہ فیض پور کلاں ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۲/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔

نمبر ۱ حدی۔ غیر منقولہ مزروعہ تقریباً ایک ایکڑ جس کی قیمت -/۲۵۰ روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کر لوں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو تنخواہ ۲۰ روپیہ ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی اس ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ نیز میری وفات کے وقت میری جس قدر جائداد ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ العبد: محمد نواز از نواں کوٹ۔ گواہ شد: میاں عبد الکریم۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

تریاق اکھرا:- ایک شیشی ۸/ ۲ مکمل کورس پچیس ۲۵ روپے۔ فہرست مفت منگوائیں:- دواخانہ نور الدین جودھا مل بلڈنگ لاہور

وصیت نمبر ۱۱۹۱۹ :- میں عزیزہ بیگم زوجہ محمد عاشق صاحب نواں کوٹ ڈاکخانہ فیض پور کلاں ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ ۱/۲۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ -/۲۰۰ روپیہ جو کہ بذمہ خاوند ہے۔ زیور کانٹے طلائی دو عدد وزن ایک تولہ قیمت -/۱۰۵ روپیہ۔ انگوٹھی طلائی ۳ ماشہ وزنی ۲۶/۴/۰ چھیاں دو عدد وزنی ۲۰ تولہ قیمتی ۲۵ روپے۔ کل رقم -/۳۵۶ روپیہ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو اس قدر رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے متروکہ میں بھی میری اس وصیت کا اطلاق ہوگا۔

الامۃ :- عزیزہ بیگم۔ گواہ شد :- میاں محمد عاشق خاوند موصیہ گواہ شد :- ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۱۹۲۳ :- میں حمیدہ بیگم زوجہ احسان شاہ صاحب ساکن ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ ۱/۲۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ -/۱۰۰ روپیہ ہے۔ جو کہ بذمہ خاوند ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔

اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو اس قدر رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے متروکہ پر بھی میری اس وصیت کا اطلاق ہوگا۔ الامۃ :- حمیدہ بیگم۔ گواہ شد :- سید احسان شاہ موصی۔ گواہ شد :- ملک مہر دین موصی۔

وصیت نمبر ۱۱۹۲۴ :- میں عبد الحمید پٹواری ولد حسین بخش صاحب طویلہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ ۱/۲۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ اس وقت میری ماہوار آمد -/۸/۴۹ روپے ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت اگر کوئی جائداد ثابت ہوگی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔

العبد :- عبد الحمید پٹواری۔ گواہ شد :- حسین بخش ولد عبد الحمید موصی۔ گواہ شد :- محمد سعید پوسٹل پنشنر

وصیت نمبر ۱۱۹۰۴ :- میں محمدی بی بی صاحبہ بیوہ چوہدری جیون صاحب عمر ۸۰ سال ساکن چک نمبر ۶/۵۸ ڈاکخانہ ۶۰/۸ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ ۱/۲۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے جو کہ حق مہر مبلغ ایک صد روپیہ -/۱۰۰ ہے جو کہ خاوند سے وصول کر لیا ہوا ہے اور نقد روپیہ -/۴۰۰ ہے کل -/۵۰۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ہوگا۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔

الامۃ :- محمدی بی بی بیوہ چوہدری جیون۔ گواہ شد :- چوہدری نور احمد حقیقی فرزند موصیہ۔ گواہ شد :- ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۱۹۰۳ :- میں مبارک بی بی زوجہ چوہدری نور احمد صاحب عمر ۵۴ سال چک نمبر ۶/۵۸ ڈاکخانہ چک ۶۰/۸ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ ۱/۲۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے حق مہر مبلغ -/۵۰۰ روپیہ جو کہ خاوند سے وصول کر لیا ہوا ہے۔ زیور طلائی ڈنڈی دو عدد وزن دو تولہ مبلغ -/۲۱۰ روپیہ کل رقم -/۷۱۰ روپے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو اس قدر رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت میرا جسقدر متروکہ ہوگا۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ الامۃ :- نشان انگوٹھا مبارک بی بی زوجہ چوہدری نور احمد۔ گواہ شد :- چوہدری نور احمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد :- سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۱۲۱۴ :- میں اللہ بی بی زوجہ مستری غلام محمد صاحب ساکن دو المیال ضلع جہلم بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶ ۸/۲۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائیداد سوائے حق مہر -/۱۰۰ روپے کے نہیں ہے اور میں اپنا تمام حق مہر اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں اور اپنی جائداد کے ۱/۴

چوتھے حصے کی وصیت کرتی ہوں۔ نیز میرے متروکہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

الامۃ :- نشان انگوٹھا اللہ بی بی موصیہ
گواہ شد :- مولوی عبد المجید صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ
گواہ شد :- مستری غلام محمد خاوند موصیہ

وصیت نمبر ۱۲۱۱۸ :- میں محمد عبد اللہ ولد حکیم محمد ظہیر الدین صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال ساکن اروپ ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ ۲/۲۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں مکرمی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ :- میں ابھی والدین کی موجودگی میں کوئی الگ جائداد کا مالک نہیں تین زمین ہم تینوں میں والد صاحب کی موجودگی میں اکٹھی ہے اور میں زرقان فورس میں مستقل ملازم ہوں -/۵۰ روپیہ ماہوار وظیفہ ملتا ہے۔ میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اور اس وقت مبلغ -/-/۱۰۰ نقد موجود ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اسکے علاوہ میری کوئی اور جائداد پیدا ہوئی یا کوئی خود پیدا کروں۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد :- محمد عبد اللہ ۵۰۲۶ زرقان فورس
گواہ شد :- محمد صدیق مولوی فاضل
گواہ شد :- کیپٹن عبد المنان دہلوی

وصیت نمبر ۱۲۰۴۴ :- میں نور احمد ولد بدر دین صاحب قوم آرائیں پیشہ زراعت عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۱۹۴ ڈاکخانہ ۱۹۳ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ ۲/۲۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی آمدنی نہیں ہے۔ میں اس وقت طالبعلم ہوں۔ اور جامعہ احمدیہ احمد نگر میں تعلیم پا رہا ہوں مجھے آج کل دس روپے ماہوار وظیفہ مل رہا ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر میری آمدنی بڑھ گئی تو اپنی ماہوار آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ نیز میرے متروکہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اگر میں اپنی جائداد میں سے وصیت کے کسی حصہ کو ادا کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو اس قدر رقم اس کی قیمت سے منہا کر دی جائے گی۔ العبد :- موصی نور احمد ولد بدر دین صاحب۔ گواہ شد :- سید محمود احمد ناصر دین حضرت میر محمد اسحاق صاحب متعلم جامعہ احمدیہ گواہ شد :- محمد اکبر ابن راجہ منور خان صاحب ساکن مارٹ ضلع جہلم

وصیت نمبر ۱۱۸۶۹ :- میں مرزا محمد اسلم حیات بیگ ولد مرزا محمد افضل بیگ صاحب عمر ۲۸ سال ہیڈ اکونٹنٹ ڈسٹرکٹ بورڈ لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ ۱/۲۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرا اسوقت گذارا ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت -/۱۳۹ روپے ماہوار ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں میرے مرنے پر میرا جس قدر متروکہ ہوگا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ آمدنی کی کمی بیشی کے مطابق حصہ آمد ادا کرتا رہوں گا۔

العبد :- مرزا اسلم حیات بیگ ہیڈ اکونٹنٹ ڈسٹرکٹ بورڈ لائلپور۔ گواہ شد :- سید محمد حسین سمندری۔ گواہ شد :- خورشید احمد انسپکٹر وصایا

وصیت نمبر ۱۱۸۷۰ :- میں احمد دین ولد میاں بڈھا صاحب ساکن حال سمندری ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ ۱/۲۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ قادیان محلہ دار الرحمت میں میری ۱۵ مرلہ اراضی میں مکان واقع تھا ۲ مرلہ اراضی سٹور والی جگہ میں تھی وہ مشرقی پنجاب میں رہ گئی ہے۔ لیکن اس وقت ماہوار گذارا آمدنی پر ہے جو غیر معین ہے۔ اندازاً مبلغ -/۲۰ روپیہ ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان دار الامان کرتا ہوں۔ اگر مشرقی پنجاب والی اراضی واپس ملی تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی آمدنی کی کمی بیشی کے مطابق حصہ آمد ادا کرتا رہوں۔ العبد :- احمد دین
گواہ شد :- سید محمد حسین شاہ پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ سمندری ضلع لائلپور۔ گواہ شد :- خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

وفات

عزیز محمد احمد جو کہ عرصہ سے بخار میں مبتلا تھا ۱۵ ۱/۲۹ کو وفات پا گیا ہے۔ احباب جماعت نعم البدل کے لئے دعا فرمائیں۔ یہ اپنی ماں کا اکلوتا بیٹا تھا۔

(غلام احمد خاں طہور ربوہ ضلع جھنگ)

خدا تعالیٰ کا عظیم الشان نشان
کارڈ آنے پر مفت
عبد اللہ الہ دین سکندر آباد
(دکن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سارو فین :- کونین کا بہترین بدل۔ ملیریا کا فوری علاج۔۔ ٹکیہ چار روپے فی ٹکیہ تین پیسے :- ملیسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاکستان ہندوستان اور جنوبی افریقہ کے درمیان گول میز کانفرنس کی تجویز

جوہانسبرگ ۹ر نومبر۔ اس امر پر تبصرہ کرتے ہوئے کہ پاکستان ہندوستان اور جنوبی افریقہ کے درمیان ایک گول میز کانفرنس کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ اخبار سٹار نے اس سکوت کا تذکرہ کیا ہے۔ جو پریٹوریا میں قائم رکھا جا رہا ہے۔ اس نے لکھا ہے جنوبی افریقہ کو داخلی ذرائع سے اس کانفرنس کا کوئی علم نہیں ہے۔

یہ سچ ہے کہ وزیر داخلہ نے ہندوستان اور پاکستان کے ساتھ گفتگو کرنے پر رضامندی کا اظہار کیا تھا۔ لیکن یہ امر مشتبہ ہے کہ آیا اقوام متحدہ کا بھی یہی خیال تھا۔ جب اس نے تجویز پیش کی تھی۔ کہ یہ ملک ملکر اپنے اختلافات دور کر لیں۔ لیکن یہ یقینی امر ہے کہ ہندوستان کا یہ خیال نہ تھا۔ اسٹار نے لکھا ہے کہ گفت و شنید ہونے کے امکانات بہت کم ہیں۔ اس کا کہنا ہے کہ کوئی بھی کانفرنس نہ بلانے کی ذمہ داری اٹھانا نہیں چاہتا۔ جس کی تجویز اقوام متحدہ نے پیش کی تھی۔ بلاشبہ اس جنگ میں ہندوستان و پاکستان کی پوزیشن مضبوط ہے۔ (اسٹار)

ڈاکٹر حطی عرب لیگ کے نمائندوں سے ملیں گے

ہیگ ۹ر نومبر۔ جمہور انڈونیشیا کے وزیر اعظم ڈاکٹر محمد حطی جو کل ہالینڈ سے بذریعہ طیارہ انڈونیشیا روانہ ہو گئے ہیں چند دن قاہرہ میں گزار رہے ہیں جہاں وہ عرب لیگ کے نمائندوں سے گفتگو کر رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر حطی کلکتہ اور سنگاپور میں بھی گفتگو کریں گے۔ (اسٹار)

بارش کے بعد خشک سالی

لنڈن ۹ر نومبر۔ ماہرین فلوریڈا کے پھل اگانے والے اضلاع میں ایک پراسرار خشک سالی کا علاج تلاش کر رہے ہیں۔ یہاں بارش کے فوراً بعد زمین خشک ہو جاتی ہے۔ اب تک ان کو صرف یہ معلوم ہو سکا ہے کہ بارش کا پانی کھاد کے چند اجزا سے ملکر صابن کی طرح ایک مادہ بن جاتا ہے۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ بارش کے بعد بھی زمین خشک رہتی ہے۔ (اسٹار)

امریکہ میں ڈگریوں کی افراط

نیویارک ۹ر نومبر۔ امریکہ میں اب اتنی زیادہ تعداد میں نوجوان لڑکے اور لڑکیاں ڈگریاں حاصل کرنے کے لئے یونیورسٹیوں میں داخلے لے رہے ہیں حکام کا خیال ہے کہ چند ہی سال کے اندر ڈگری کا ہونا ملازمت حاصل کرنے کے لئے کوئی نمایاں بات نہیں سمجھی جائے گی۔ (اسٹار)

مزدور لیڈر کی گرفتاری

بیروت ۹ر نومبر۔ پولیس نے لبنان کے لیبر سنڈیکیٹ کے صدر مصطفیٰ الخریس اور کمیونسٹ لیڈروں کے ایک گروہ کو گرفتار کیا ہے۔ ان پر امن عامہ میں خلل ڈالنے اجازت لئے بغیر جلسے کرنے اور ان کے پاس سے کمیونسٹ پروپیگنڈا لٹریچر برآمد ہونے کے الزامات ہیں۔ (اسٹار)

گندم کی قیمت میں مزید کمی

لاہور ۹ر نومبر۔ حکومت مغربی پنجاب نے اجناس خوردنی کی قیمتوں میں کمی کرنے کی مشتہرہ حکمت عملی کے پیش نظر فیصلہ کیا ہے۔ کہ داخلی کھپت کے زائد اخراجات کو موقوف کر دیا جائے۔ چنانچہ اتوار مورخہ ۱۳ نومبر ۱۹۴۹ء سے صوبے کے راشن بند شہروں میں گندم یا گندم کے آٹے کی قیمتوں میں تین آنے فی من اور چاول کی قیمتوں میں پانچ آنے فی من کی کمی ہو جائے گی۔

راولپنڈی میں مکان گر گیا

راولپنڈی ۹ر نومبر۔ یہاں شہر کے سب سے گنجان علاقہ میں ایک مکان کے گر جانے سے پانچ آدمی ہلاک اور سات زخمی ہو گئے۔ ہلاک ہونے والوں میں دو عورتیں اور ایک جوڑا ہے۔ جس کی شادی کو تین ہی دن ہوئے تھے۔ البتہ تین ماہ کا ایک بچہ بچ گیا (اسٹار)

راجپوت کانفرنس کا کشمیری مہاجرین کو عطیہ

راولپنڈی ۹ر نومبر۔ گجرات کے ضلع ڈنگا میں جو راجپوت کانفرنس ہو رہی ہے اس نے مغربی پنجاب کے مالی سیکرٹری مسٹر اختر حسین کو ایک ہزار روپیہ کی ایک تھیلی پیش کی ہے۔ یہ رقم آزاد کشمیر ریلیف فنڈ کے لئے ہے (اسٹار)

اردن میں معاشی مجلس

عمان ۹ر نومبر۔ حکومت اردن نے درآمد اور برآمد کی پالیسی کی نگرانی کرنے اور معاشی امور پر سفارشات پیش کرنے کے لئے ایک معاشی مجلس مقرر کی ہے۔ مجلس کے اراکین میں وزیر خزانہ وزیر مواصلات اور بنکوں اور تجارت گاہوں کے نمائندے شامل ہیں (اسٹار)

دو منزلہ ریل کی آزمائش

لنڈن ۹ر نومبر۔ برطانیہ کی دو منزلہ ریلیں سخت آزمائش کے بعد ایک لائن پر چلائی جانے لگی ہیں۔ اس قسم کے ڈبوں پر ۷۰ ہزار پونڈ خرچ ہوئے ہیں۔ وہ ۱۴۰ مسافر لے جا سکتی ہے۔ معمولی گاڑی ۷۷ مسافر لے جاتی ہے (اسٹار)

سیلاب سے پل بہہ گیا

بغداد ۹ر نومبر۔ دریائے دجلہ میں طغیانی آجانے سے کشتیوں کا ایک پل سمرا نامی بہہ گیا۔ (اسٹار)

نصر من اللہ و فتح قریب

لنڈن ۹ر نومبر۔ آج تیسرے پہر لنڈن مسجد میں یورپین احمدیہ مسلم کانفرنس کے مندوبین کے اعزاز میں ایک استقبالیہ منعقد کیا گیا۔ صدارت قدامت پرست رکن پارلیمان مسٹر ہگ لنسٹیڈ کر رہے تھے۔ امام مسٹر مشتاق احمد باجوہ نے اپنے خطبہ استقبالیہ میں فرانس۔ جرمنی ہالینڈ اسپین اور سوئٹزرلینڈ کے مندوبین کے اجتماع کو خاندان کی یکجائی سے تعبیر کیا۔ اور کہا کہ وہ تمام یورپ میں اسلام کی تبلیغ کے ذرائع طے کرنے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ بہت سے مندوبین نے اپنے اس خیال کا اظہار کیا۔ کہ اسلام کی فتح یابی کا دن دور نہیں ہے (اسٹار)

شہزادہ رحیم نے اپیل دائر کر دی

کوئٹہ ۹ر نومبر۔ شہزادہ رحیم کے وکیل صفائی نے سشن عدالت کے اس فیصلے کے خلاف جو اس نے ۳ر نومبر کو دیا تھا بلوچستان کے جوڈیشل کمشنر کی عدالت میں اپیل دائر کر دی ہے۔ عدالت نے شہزادہ رحیم کو سزائے موت دی ہے (اسٹار)

کوئٹہ کے نئے میونسپل کمشنر

کوئٹہ ۹ر نومبر۔ بلوچستان میں گورنر جنرل کے ایجنٹ نے کل کوئٹہ میونسپلٹی کے لئے آٹھ کمشنروں کو نامزد کر دیا ہے۔ ان میں دو مہاجر اور ایک عیسائی ہے۔ (اسٹار)

آپ کو کیا چاہیئے؟ موٹر کار یا تیل

لنڈن ۹ر نومبر۔ اب امریکی فوجیں برطانیہ میں اپنے کیمپ اسٹور سے سر کے تیل اور شیونگ کریم کے ساتھ ساتھ برطانوی ساخت کی کاریں خرید سکتی ہیں۔ کاریں صرف نقد ادائیگی کی صورت میں حاصل کی جا سکتی ہیں اور ان کی قیمت ڈالروں میں ادا کرنا ہوگی۔ کاروں کی خرید پر ٹیکس نہیں ہے اور یہ فوجی افراد کو بلا ٹیکس کے فروخت کی جائیں گی۔ (اسٹار)

ایک امریکی جنگی جہاز پر شاہ انگلستان کا جھنڈا

لنڈن ۹ر نومبر۔ تاریخ میں پہلی بار ایک امریکی جنگی جہاز پر شاہ برطانیہ کا جھنڈا لہرایا۔ یہ اس وقت ہوا جب شاہ جارج پلائی ماؤتھ میں امریکی جنگی جہاز پر گئے۔ (اسٹار)

مصر اور امریکہ میں ثقافتی معاہدہ

قاہرہ ۹ر نومبر۔ وزیر اعظم مصر حسین سِرّی پاشا کے دفتر میں ایک رسم کے ساتھ مصر اور امریکہ کے درمیان ثقافتی معاہدے پر دستخط کر دیئے گئے۔ امریکہ کی نمائندگی امریکی سفیر مصر مسٹر جیفرسن کر رہے ہیں اور سِرّی پاشا نے اپنے ملک کی جانب سے دستخط کر دیئے۔ معاہدہ کی شرائط کے تحت مصر میں جو امریکی جنگی سامان پڑا ہوا فروخت ہوا ہے اس کی رقم کا ایک حصہ دونوں ملکوں کے درمیان ثقافتی تعلقات کے مقاصد پر خرچ ہوگا اور مصر کے لئے ایک امریکی ثقافتی ادارے کا قیام عمل میں آئے گا۔ (اسٹار)

پناہ گزین بچوں کے لئے اسکولی کتابیں

دمشق ۹ر نومبر۔ ناروے کی حکومت نے شام و لبنان میں پناہ گزین بچوں میں تقسیم کرنے کے لئے کتابیں پنسلیں اور دوسری اسکولی ضروریات کے پارسل روانہ کئے ہیں۔

اس تحفہ کی تقسیم کا کام صلیب احمر کر رہی ہے (اسٹار)

شام کے لئے جرمن ڈاکٹر

دمشق ۹ر نومبر۔ ۳۰ شامی پونڈ (۵۰ پونڈ) ماہانہ کی تنخواہ پر مختلف بیماریوں کے ۲۰ جرمن ڈاکٹروں نے شام کے مختلف حصوں میں کام کرنے کی منظوری دیدی ہے (اسٹار)

شام اور آسٹریلیا کا تجارتی معاہدہ

دمشق ۹ر نومبر۔ آسٹریلیا کے ساتھ ایک تجارتی معاہدہ کرنے کے لئے ابتدائی مذاکرات ہو رہے ہیں۔ امید ہے کہ سنہ ۱۹۵۰ء میں یہ معاہدہ عملی جامہ پہن سکے گا۔ باوثوق حلقوں کا بیان ہے۔ کہ آسٹریلیا اس قسم کے معاہدے تمام عرب ممالک کے ساتھ کرے گا۔

برطانیہ کی پیداوار میں ایک تہائی اضافہ ہو گیا

۱۹۴۶ء کے مقابلے پر اس وقت برطانیہ کی صنعتی پیداوار تینتیس فی صدی زیادہ ہے۔ یہ ایک نیا ریکارڈ قائم ہوا ہے مجموعی طور پر دیکھا جائے۔ تو یہ حقائق اس امر کی مضبوط شہادت ہیں کہ آجیروں اور مزدوروں میں تعلقات اچھے ہیں۔ اور اس حقیقت کو روز بروز تسلیم کیا جا رہا ہے۔ کہ یہ انتظامیہ اداروں اور مزدوروں کا مشترکہ مفاد ہے۔ کہ پیداوار کو زیادہ سے زیادہ بڑھایا جائے۔

اس مفاہمت کی نشوونما کئی باتوں سے ظاہر ہوتی ہے مثلاً ملک کے ہر حصے اور ہر صنعت کے ہر چھوٹے بڑے کارخانے میں مشترکہ مشاورتی کمیٹی ایک ضروری چیز بن گئی ہے۔ ان کمیٹیوں میں انتظامیہ افسر مزدوروں کو اپنے اعتماد میں لیتے ہیں۔ اور انہیں بتاتے ہیں کہ پیداوار کی پالیسی کیا ہے۔ کون سی منڈیاں پیش نظر ہیں اور زیادہ سے زیادہ کامیابی حاصل کرنے کے لئے مزدوروں سے کیا کچھ توقع کی جاتی ہے۔ اکثر اس پالیسی پر عمل کرنے سے نہ صرف پیداوار میں اضافہ ہو گیا بلکہ مزدوروں کے کردار اور کارکردگی میں اضافہ کرنے میں خاصی مدد ملی۔

سیلاب سے پل بہہ گیا

بغداد ۹ر نومبر۔ دریائے دجلہ میں طغیانی آجانے سے کشتیوں کا ایک پل سمرا نامی بہہ گیا (اسٹار)